سوال

(03)فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آرہا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آرہا ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہمارے یہاں محولہ استفتاء نہیں پہنچا ہے۔ کاش آپ نے اپنے رف کی نقل میرے یہاں بھیج دی ہوتی۔ یہ استفتاء عجیب وغریب ہے۔ فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ البتہ اب زیادہ ہوگیا ہے، لیکن اب تک یعنی : اب سے پہلے کسی کے بھی ذہن ودماغ میں اس قسم کا سوال ابھرا تھا۔ بہر حال استفتاء کا جواب مختصراً لکھا جاتا ہے۔ رسید سے مطلع کیجیے۔

(1) مسلمان کہلانے والوں میں اکثر جگہ کچھ نام کے مسلمان اور غنڈے قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کو دین اور مذہب سے کوئی لگاؤ اور تعلق نہیں ہوتا۔ ان کا مقصد حیات محض سلب ونہب اور خواب وخورش اور افساد فی الارض ہوتا ہے۔ بعض مقامات میں فساد کا شوشہ یا اس کی ابتداء کسی نہ کسی شکل میں انہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس طرح انتقاماً فساد اور قتل ونہب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں فساد کی ابتداء کرنے والے نام کے مسلمان مارے جاتے ہیں۔ ان میں سے فساد کا شوشہ چھوڑنے والے نام کے مسلمان غنڈے جو قتل اور تحریق کی زد میں آجائیں وہ قطعاً اخروی شہید نہیں کہے جاسکتے۔ وہ اخروی شہادت کے مستحق نہیں ہیں اور ان کو شہادت کا اجر حاصل نہیں ہوگا۔ رہ گئے درسرے واقعی مسلمان مرد اور عورتیں اوبچے جو دشمنوں کے ہاتھ مارے جلائے جائیں وہ یقینا بلاشبہ مظلوم اور شہید فی حکم الاخرۃ ہیں۔ اور جس فساد زدہ مقامات میں مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی ابتداء کے بغیر، غیر مسلم فسادیوں کی ایک منظّم سازش اور منصوبہ کے تحت ایک شوشہ چھوڑ کر فساد شروع کردیا گیا اور مسلمانوں کو جانی اورمالی نقصان پہنچایا گیا ہو، ایسے مقامات میں جو مسلمان بھی اپنی جان ورمال اور عزت وآبرو کا بچاؤ اور حفاظت کرنے کی حالت میں مارے جائے یا نہتھے ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کرنے کے باوجود۔ مارا جائے بالخصوص بوڑھے ،بیمار، کمزور اوبچے ومستورات۔ یہ سب کے سب مارے جانے کی صورت میں اخروی اعتبار سے شہید کہے جائیں گے اور ان کو شہیداء کا اجر حاصل ہوگا۔ ارشاد ہے : ''من قتل دون دینہ فھوشھید، ومن قتل دون مالہ فھوشھید، ومن قتل دون دمہ وعرضہ ونفسہ فھو شھید،، (بخاری مع الفتح کتاب المظالم باب من قتل دون مالہ (2480) 1 108) (اوکماقال) اوراشاد ہے : ''الغرق شھید والحرق شھید،،الخ (مسلم کتاب الجنائز باب ماجاء فی الشھداء من ھم؟ (1063) 3 377 وابوداوٗد، کتاب الجنائز باب فی فصل مات فی الطاعون (3111) 3 482-

(2) إن مظلوم وشھداء فی حکم الاخرۃ کی مالی امداد اور ان کے ساتھ ہمدردی اور ان کی خدمت کرنا، یا ان کے معصوم بچوں کی تعلیم وتربیت وکفالت اوران کی بیوہ عورتوں کی مدد کرنا،

یقیناازروئے شرع باعث اجروثواب ہے۔

(3) کچھ لوگ جوبظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور صوم وصلوۃ کے پابنداوردوسرے ظاہری احکام شرعیہ سے آراستہ ہیں۔ان لوگوں کا یہ کہنا کہ فسادات میں مارے جانے اور ہلاک ہونے یالوٹے جانے والے مسلمانوں پر اللہ عذاب نازل ہواہے، اورجس قوم پر اللہ کاعذاب نازل ہو، اس کی خدمت کرنا اوراس کوکسی کی مدددینا یااس کے ساتھ ہمدردی کرنا، اللہ کے عذاب کودعوت دینا اوراس کے غضب کوبھڑکاناہے۔لہذاان سے کسی بھی قسم کی مدددینا یااس کے ساتھ ہمدردی کرنا یاکسی بھی طریقہ پر ان کی اعانت کرناغلط ہے، ہمارے نزدیک ان متشرع لوگوں کا، علی الاطلاق یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

عہد نبوت سے لے کراب تک ہرزمانے میں کسی نہ کسی مقام مسلمانوں پر عمومی مصیبت اوربلیہ نازل ہوتی رہی ہے، اوروہ مختلف مصائب ومحن میں مبتلا ہوتے رہے ہیں۔اسلامی حکومتوں میں مسلمان مجرموں کوسزا کے طورپر قیدوبند میں رکھا جاتا اوررجم وقصاص اور قطع یدکی اور محاربین کوتصلیب وغیرہ کی سزائیں دی جاتیں۔اگر یہ سب کچھ بطور عذاب الٰہی وغضب الٰہی خداوندی کے تھا اورہے، توپھر ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی ہمدردی اوران کے بچوں اورعورتوں کی کسی قسم کی اعانت، حتی کہ کسی وباء عام (طاعون، ہیضہ، یرقان، چیچک وغیرہ) میں مرنے والوں اورکسی مرحوم ومقتول فی القصاص کے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھنی چاہیے۔اورنہ کسی مسلم یا غیر مسلم اسیر کوکھانا اورکپڑے دینا چائے۔کیوں کہ یہ سب ان متشرعین کے بقول عذاب الٰہی کے شکار ہیں۔لہذاان کے ساتھ یا ان کے بیوی بچوں کے ساتھ ہمدردی اوران کی کسی طرح کی خدمت کرنا اللہ کی غذاب کودعوت دینا اور خداوندی کوبھڑکانا ہوگا۔

ان متشرع لوگوں کی جانب سکونت میں بھی کچھ نالائق قسم کے مسلمانوں غیر مسلموں کے خلاف اگرکوئی شوشہ چھوردیں، اوراس کی وجہ سے انتقاما وہاں پر فساد پھیل جائے اوراس فسادعام کی زدمیں بے قصور مسلمان بالخصوص متشرع کشتگان کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟۔کیا یہ لوگ بھی معذب من عنداللہ اور غضب خداوندی کے مستحق اورموردتھے؟ اس تیسرے سوال کاجواب بہت محتاج تفصیل ہے۔

میں اپنی حالت کی بناپر مزید کچھ لکھوانے سے قاصر ہورہاہوں۔آپ کوبتاکید لکھا جاتاہے کہ اپنے مستفتی کومیرے جواب کی نقل نہ بھیجیں، نہ میری طرف نسبت کے ساتھ، نہ بغیر نسبت کے۔بلکہ آپ کی تحقیق میں جوکچھ صحیح معلوم ہوا ہی لکھیں اور بھجیں۔

املاکرانے والااللہ کے درکاایک بھکاری اورحقیر غلام

24 12 1400ھ

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمدامین اثری) (ص:140 141 142)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 32